

جلدی سے اپنا منہ سوراخ میں رکھ کر زور سے کہا۔ خبردار! گرپ! جاؤ
اپنی جگہ چلے جاؤ۔ چونکہ کتے جن کے ساتھ چارلی کا مل چار ہفتہ رات
دن رہی تھی۔ اسے نوجوان مالک کی جوانی کی خدمت کرتا تھا۔ آواز
ابھی طرح پہچان گئے تھے۔

کتے چارلی کی آواز سنتے ہی فوراً چپ ہو گئے۔ اور چھوٹی پرشہ
کے پیچھے چلے گئے۔ راڈرک حیران کھڑا یہ ماجرا دیکھتا رہا۔ کبھی یاد ہر
دیکھتا اور کبھی اُدھر گھر آئے اس کا یکساں والا نظر نہ آتا۔ جب کوئی
نظر نہ آیا تو اس نے زور سے پکار کر کہا اُو نوجوان لوشکے تو کہاں چھا
ہے سامنے کیوں نہیں آتا۔ کہ میں تیرا شکریہ ادا کروں۔ کہ تو نے
بغیر اجازت اسے والے کے ساتھ غیر معمولی اچھا سلوک کیا کہ اس
کی جان بچائی۔ چارلی یہ سن کر ذرا ہنسی کر راڈرک یہ نہیں معلوم
کر سکتا کہ وہ کہاں ہے۔ گو وہ متواتر بالاقانہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ
کتوں کو منع کرنے کی آواز وہیں سے آئی تھی۔

راڈرک (کھیلا ہوا کر) اُوہ۔ معلوم ہوا۔ آخر تو لڑکی ہی ہے نا۔
جی تو یہ اس وقت لڑکیوں کی سی مذاق کر رہی ہے۔ اور جو کچھ
کہ میں نے ایک ماہ ہوا کہا تھا۔ صحیح تھا۔ اور اس وقت بھی میں یہ کہتا
کہنے پر مجبور ہوں۔ کہ میں صرف اس نوجوان آوارہ لوشکے نہیں بلکہ
لڑکی کی خاطر جان جو کھوں میں ڈال کر یہاں آیا رہا جبکہ کتے غریب مجھے
چھا جانے والے تھے کہ اس کی خیر صلاح دریافت کروں اور اگر میں

چارلی کا اول خیال ہوا کہ اس شخص کو جسے وہ دیکھ کر بید
خوش ہو گئی تھی۔ اپنی طرف متوجہ کرے۔ جس کا وہ اکثر جس دن
سے اسے تھپڑ مارا تھا خیال کیا کرتی تھی۔ کیونکہ اسے امید تھی کہ
اگر اس نے راڈرک باسٹ سے مدد چاہی تو وہ ضرور اس کو
خواہ وہ وارہ ہی کیوں نہ توڑنا پرٹے نکال لیا ویکا۔ مگر وہ وہ
سے وہ آواز دیتے دیتے خاموش ہو گئی۔ ایک تو یہ کہ اول وہ
سخت شرمیلی۔ اور اسے نہ اٹھانا چاہی۔ پرٹے کی کیونکہ آخر وہ لڑکی
ہی تھی جیسا کہ راڈرک نے کہا تھا دوسرے جسے اس کو معلوم ہوتا
کہ میں لوگوں کو اس کی جھلساڑی میں مدد دیتی ہوں۔ وارہ وہ
اور اس کے لئے پرٹے پرٹا ہوا ویکا تو تب وہ نیچے غرت کی نگاہ
سے دیکھنے لگی۔ اور تعجب نہیں جو پولیس کے حوالہ کر دے۔ خواہ میں کتنا
ہی پیچھے ہٹنے کی کوشش کروں کہ میں مجبوری یہ کام کرتی تھی۔ لیکن
میری بھلا کوئی شے نہ تھی۔ ان سب باتوں پر بھی وہ راڈرک کے تندرست
چہرہ کو دیکھ رہی تھی۔ کہ اگر میں اور لڑکیوں کی طرح ہوتی تو اور بات کہی
میں مدد کی درخواست کر سکتی تھی۔

لیکن میرے ہاتھ تو لڑکوں کی طرح کٹے ہوئے ہیں۔ اور میرا
لباس لڑکوں کا ہے۔ جو اب مجھے برا لگتا ہے۔ اور میں ان کپڑوں
میں شرماتی ہوں اتنے میں وہ مشہور دو بلڈ گتے ابے مکان چھاڑ کر
راڈرک پر دوڑ پڑے۔ قریب تھا کہ وہ اس پر پوٹ پڑیں کہ چارلی نے

فوراً یہ راز دریافت کر لیتا۔ خیر مجھے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں دریافت کروں کہ تم نے ایسا کیا قصور کیا ہے جو تم متفعل کر دے گئے ہو؟ اور یہ تمہیں کس نے قید کیا ہے؟ کیا اعلیٰ محافظ نے؟ (اب چارلی ڈرنے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوکس آ جاوے۔ ایک تو۔ اڈمی کی ڈرگت بناوے۔ اور پھر مجھے خدا معلوم کیا سلوک کرے۔ کہ میں آئندہ کبھی دنیا کی روشنی دیکھ سکوں۔ اور نہ کسی سے بات کر سکوں)

چارلی۔ ہاں اعلیٰ محافظ بھی ایسا کیا ہے۔ ساتھ ہی مجھے مددگار محافظ کی نوکری سے بھی جواب مل گیا ہے۔

راڈرک۔ جواب۔ وہ کیوں؟

چارلی۔ بوجہ میری گستاخی کے۔

راڈرک۔ میں اب سمجھا۔ مگر یہ جواب کا اچھا طریقہ ہے کہ پھر اس کو غلہ کے گودام میں متفعل کر دینا۔ فی الحال مجھے بھی کلج سے جواب دیا گیا؟ لیکن انہوں نے تو مجھے متفعل نہیں کیا۔

چارلی۔ نواب ڈمی۔ گورن گھر میں نہ تھے اس لئے لوکس میری انتخو اہ نہ لاسکے اور یوں مجھے متفعل کر گئے۔ کہ میں شرارت سے باز رہوں۔ یا شاید کوئی چیز چور اکڑ لیاؤں۔

راڈرک۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ تم ایسا کوئی کام بھی نہ کرتے۔

چارلی۔ بیشک میں جو نہیں ہوں مگر لوکس تو سمجھتا ہے۔

اس کا کچھ کام کر سکتا ہوں تو کروں۔
 چارلی۔ آہ مسٹر راڈی باسٹ۔ آپ کا ابھی وقت نہیں آیا کہ آپ
 غورتوں کو کچھ کہیں مگر شاید آپ کسی اور مطلب سے ایسا کرنے
 کا بہانہ کرتے ہیں۔ میں یہاں غلہ کے گودام کے ادپر کے کمرہ پر ہوں
 راڈرک (تعجب اور دیواروں کی طرف دیکھنے لگا۔ ایک ایک تے
 خیال آیا اور وہ دروازہ کی طرف پکا۔ مگر وہ متفعل تھا) اچھا اب
 تمہارا کیا مطلب ہے۔ تم باہر کیوں نہیں آتیں؟ اس وقت
 یہ واقعہ مجھے پراسرار شہزادی کے قصہ کی یاد دلاتا ہے۔
 چارلی۔ ایسا نہ کہو۔ میں تمہارے پاس باہر نہیں آ سکتا۔ کیونکہ دروازہ
 باہر سے متفعل ہے۔

راڈرک متفعل۔ یہ کیا ایک مدوکار خاص اپنے کام کی جگہ غلہ کے
 گودام میں مقید ہے۔ خدا معلوم یہ کیا اسرار ہے۔ میری سمجھ میں تو نہیں
 آتا (یہ کہہ کر ادپر دیکھنے لگا کچھ سوچا) کیا تم باہر آنا چاہتی ہو؟
 چارلی۔ سرنے درار میں سے کہا (کہا) نہیں میں نہیں چاہتا۔ کیونکہ جس
 حالت میں اب ہوں اگر باہر آیا تو اور تکلیف میں پڑ جاؤں گا اس
 لئے میں اتنا س کرتا ہوں کہ آپ براہ مہربانی یہاں سے چلے جائیں
 راڈرک میں جب تک کہ پورا حال معلوم نہ کر لوں نہیں جاؤں گا
 بد قسمتی سے میرا جیڑا بھائی جو اول درجہ کا سراغ رساں ہے رت
 ایک موٹر کار کے حادثہ کی وجہ اب تک بیہوش پڑا ہے۔ ورنہ وہ

چلا گیا تھا۔ جو جھوٹے میں رہنے والوں نے وقتاً فوقتاً پچھلے دروازہ کی جانب لاڈالا تھا۔ اور وہ اپنے کپڑے جھاڑ کر غلہ کے گودام کی طرف مڑتے ہی کو تھا کہ اسے زمین پر کوئی چیز نظر پڑی۔ جو شاید اس کے پاؤں جھٹکنے سے راکھ و کوڑے میں سے باہر آ پڑی تھی۔ اس نے اس سے جھک کر اٹھایا۔ تو وہ ایک قدر سے جھلا ہوا سیب کاٹن تھا۔ مگر بالکل دیسا ہی جیسا کہ اسٹورٹس نے باغیچہ میں دکھلایا تھا جسے اس نے جھٹا احتیاط سے جیب میں رکھ لیا۔ اور کہنے لگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسٹورٹس کا جواب پر شبہہ سچا نہ تھا۔ پر افسوس اس وقت وہ بات تک نہ کر سکتا تھا۔ غیر میں سے لہجہ کر دینی کو دڑنگا۔ شاید وہ کچھ سمجھ سکے۔ یکایک دروازہ کے دھبہ دھبے کی آواز آئی۔ اور راکھ دوڑ کر ادھر چلا کیونکہ درازیں سے خطر نہ نکلی سکتا تھا۔ اس لئے چارلی بھاگ کر دروازہ پر آیا۔ گو جگہ نہ سختی پر کس طرح بھی کڑکھو اگر سچے سے بند نفاذ کو دبا کر باہر کر دیا۔ اور ہا میرے پاس ٹکٹ نہیں ہے۔ راکھ کوئی مضائقہ نہیں میں ننگا دوڑنگا۔ (اور نفاذ اٹھالیا) میں یہ کیا کیا تمہارا والد قید ہے۔ ہر کیونکہ نفاذ کا سرنامہ یوں لکھا ہوا تھا۔ "سٹر جیان ہیکسٹ" وارم دوڈ اسکر بس، "کا جیل خانہ (لندن۔ مغربی)۔

پچارے چارلی نے اول اور آخری جھوٹ بولا۔ نہیں نہیں

راڈ رکٹ خیر اگر تم نے الحال یہاں ہی رہنا چاہتے ہو تو رہو۔
تمہاری مرضی۔ مگر کل صبح جب تم یہاں سے روانہ ہو تو کیا میں تمہارا
کوئی کام نہیں کر سکتا ہوں؟

چارلی۔ ہاں صاحب میں سیدھا یہاں سے اپنے اقربا کے پاس
نقدن چلا جاؤں گا۔ لیکن میرا ایک کام ہے جو آپ کریں۔ اور وہ
صرف ایک خط ہے جو آپ ڈاک میں ڈال دیں۔ میں اپنے باپ کو
بھیجنا چاہتا ہوں۔ کہ میں آ رہا ہوں۔

راڈ رکٹ۔ اچھا لاؤ۔ یہ معمولی کام ہے میں اُسے احتیاط سے ڈاک
میں ڈال دوں گا۔

چارلی۔ تو پھر ایک پانچ منٹ صبر کریں اور یہ کہنہ زدہ نیچے کمرے
میں چلا گیا۔ جہاں لوکس کے چھوٹے دفتر میں ٹھکانے کا غنڈہ لگتے
کا سامان تھا۔ اور جتنا مختصر ہو سکا ایک خط اپنے والد کو لکھ دیا اور
انباتہ اور ضروری باتیں اس میں ظاہر کر دیں۔ اس اثناء میں راڈ رکٹ
رجیم ہو کر کہلے آب نواب کے مددگار محافظ کو پھر ملنا نصیب نہ ہو گا
کیونکہ اول ہی روز سے اسے کچھ قدرتی محبت چارلی سے ہو گئی تھی
وہ اپنی دھن میں ہلتا ہلتا چھوٹی ٹرے کے پیچھے چلا گیا۔ جبکہ یکایک
اس کا پاؤں کسی گڑھے میں جاتا ہوا معلوم ہوا۔ قریب تھا کہ وہ
گرہ پڑے مگر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ جب اُس نے ہٹ
کر دیکھا تو وہ راکھ و جلے ہوئے کوئلے اور کوئلے کے اُس ڈھیر میں

راڈرک۔ کیا اس کمبخت پبلی موٹر کار کا کچھ پتہ لگا؟
 بوڑھا رئیس۔ کچھ نہیں۔ پولیس اس پبلی موٹر کار کا کچھ پتہ نہ لگا سکی
 وہ کہتی ہے۔ کہ اس علاقہ میں سو کوں تک کسی کے پاس ویسی پبلی
 موٹر کار نہیں۔

راڈرک لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اسٹورٹ خود اس راز کو دریافت کر لے
 اس حادثہ نے ہمارے پیرو پر بڑا برا اثر کیا ہے۔ پھر وہ اپنے والد
 کو وہیں چھوڑ کر بالاجانہ پر گیا۔ اور مرین کے کمرہ کو آہستہ آہستہ کھٹ
 کھٹایا۔ جو فوراً دینی نے کھول دیا۔ اور راڈرک اندر گئے دیا اور کہا کہ ڈاکٹر
 کہہ گیا ہے کہ مرین ایسا سخت بیہوش ہے کہ اس کے پاس کتنے ہی زو
 سے باتیں کر دے کچھ خبر نہ ہو گی۔ علاج یہ بتا گئے ہیں کہ صاف
 ہوا اچھی طرح پہنچائی جائے۔ اور برف کے پانی میں بھگی ہوئی ٹمپا
 اس کی کنپٹیوں پر لگائی جائیں (اسٹورٹ پلنگ پر جیت لیا ہوا
 تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ اور بغیر جھپکائے چہت گیری
 کو دیکھ رہی تھیں۔ اور سانس زور سے آ جا رہی تھی۔ راڈرک
 نے جو آگے جھبک کر مرین کو دیکھا تو اسے ذرا تعجب ہوا کہ حادثہ
 نے مرین پر کچھ ایسا برا اثر نہ کیا تھا۔ کیونکہ اسٹورٹ کی قدرتی
 رنگت میں بہت کم فرق آیا تھا۔ صرف بنگال کے مشہور ٹھگوں اور
 ڈکیتوں کے پکڑنے والے کی آنکھیں چہت گیری پر لگی ہوئی تھیں
 اور ظاہر کسی صدمہ کے نشانات نہ تھے۔

اور یہ کہتے ہی رونے لگی۔ کیونکہ یہ اول ہی دفعہ تھی کہ اس کو اپنے پیارے باپ کی بابت ہمدست ہوئی تھی۔ راڈرک نے زور سے الوداع کہا۔ جس کو چارلی اپنی دھن میں نہ سن سکا۔

اکٹھار ہواں باب

پیارے کمرہ میں

تاسرند ہم پانہ کشم از سر کویش
نامردی و مردی قد سے فاصلہ دارد

دوسرے کے واسطے اپنی جان معرض خطرہ میں ڈالنا یہ حصہ خاص اسٹورٹ کا ہی تھا۔ راڈرک باسٹ جس وقت حال میں واپس آیا تو اس کا پہلا سوال جو اس نے اپنے والد سے کیا وہ اسٹورٹ کی خیر صلاح دریافت کر نیکا تھا۔

بوڑھا رنکس۔ ابھی تک دیسے ہی بیہوش ہے۔ ڈاکٹر مشکاف کہتے ہیں کہ مرعین کے دماغ کو صدمہ پہونچا ہے۔ جس کی وجہ وہ شاید کئی روز متواتر بیہوش رہے۔ دینی و گھر کی خادمہ فی الحال مرعین کی دیکھ بھال کر رہی ہیں۔ جب تک لندن سے کوئی تجربہ کار سیکسی ہوئی نرس (دایہ) آئے۔ جس کے واسطے میں نے عرصہ ہوتا مار دیا ہوا ہے۔

والے کا ہتھ لگا ہے ؟

راڈرک نہیں۔ مگر مجھے اس سیب کے ٹن کا بھائی راکھ دکولہ کے ڈھیر میں سے جو فسکار گاہ کے اعلیٰ محاذ کے جھونپڑے کے چھ پڑا تھا ملا ہے۔ لو یہ دیکھو۔ گودہ قد سے دھوپیں سے سیاہ و جل بھی گیا ہے۔ مگر بالکل اسی طرح کلمہ ہے۔ دینی سے ٹن کو جو ظاہر ا جلی ہوئی بیکار چیز تھی۔ جیلی پر رکھ لیا۔ اور گہری سوچ میں پڑ گئی ایک ایک اس کی پیشانی کے بل ٹوٹے۔ اس کی جڑھی ہوئی بھونچے گریں اور پھر خوش خوش ہنستی ہوئی نگاہیں راڈی کے شعیب جہرہ کو دیکھنے لگیں۔

دینی راڈی تھے آج ایک بہت عمدہ کام کیا ہے۔ جہرہ میں نہیں نیا سکتی کہ کس طرح یا کیوں۔ مگر جو بھی اسٹورٹ ہوئی ہے آیا میں اسے یہ بتاؤں گی۔ اور شاید تب وہ ہم دونوں کو راڈی میں لے لے کر سے گو میں خود اس ٹن کی قدر نہیں بانٹی۔ لیکن کیا ہیں اس کو اسٹورٹ کو نبانے کو رکھ لوں ؟

راڈرک بے شک اور خود آٹھ کر چارلی کے نٹا کو جو اس کی سیب میں تھا۔ ڈاکھانہ میں ڈالنے چلا گیا۔ جس وقت وہ کمرہ سے نکل گیا دینی نے احیاط سے ٹن کاغذ میں لپیٹ کر سنگھار میز پر رکھ دیا۔ کہ فوراً اسٹورٹ کو تباہ کرے۔ مگر اب وہ اسٹورٹ کو اس کا پہنچے والا تباہ کر سکتی تھی۔ کیونکہ جس گروہ نواح میں راڈرک کو وہ ٹن ملا تھا۔ اس نے

شاید ان سفید پوشوں کے نیچے پوشیدہ ہوں جو اس کی ہشتیانی نصف
سر اور کپٹیوں پر لگی ہوئی تھیں

راؤ رک آہ بچارے کو کیسا صدمہ پہنچا ہے (گھر کے خادمہ کی طرف
دیکھ کر برنی) "کیا مرین ہلاکت نہیں؟"

خادمہ نہیں جواب بالکل نہیں۔ سوائے اس کے کہ ایک گھنٹہ پہلے
جب مس دینی آئیں تھیں تو ایسا معلوم ہوا کہ اس کی پلکیں ذرا جھپکی
تھیں۔ چونکہ اب آپ دونوں صاحب یہاں ہیں۔ میں ذرا کھانا
کھاؤں یہ کہہ کر وہ چلی گئی۔ اور یہ دونوں بہن بھائی پاس ہو بیٹھے
کچھ عرصہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ کہ راؤ رک نے اس
سیپ کے بٹن کا محض نقطہ کے جو فیئرٹ کے پیچھے ملنے کا ذکر پھیرا۔ مگر
چارلی کا بالکل ذکر نہ کیا۔

راؤ رک۔ میں آج صبح ہارٹ لاک جگ میں گیا تھا۔

دینی۔ اور تمہاری نوب یا محاذ سے ٹر بھڑ ہوئی

راؤ رک۔ نہیں۔ میں سنہ ان میں سے کسی کو نہیں پکھا، اگر دینی

میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے ایک چیز پائی ہے جسے اگر

اسٹورٹ اچھا ہوتا تو دیکھ کر بڑا خوش ہوتا۔ تمہیں یاد ہے اس دن

اسٹورٹ ہاتھ میں ایک سیپ کا بٹن لئے دریافت کر رہا تھا کہ

وہ کس کا ہے؟

دینی (اشتقاق سے) ہاں ہاں مجھے یاد ہے کیا تمہیں اس کے پہنے

بدل کر ابھی آتی ہے۔ وہ خوبصورت جوان عورت لائق معلوم ہوتی ہے بلکہ ہم دونوں سے بدرجہا اچھی ہے۔ اس کا نام ریڈ فرن ہے۔ (ایک منٹ کے بعد دروازہ کھلا اور لائے قد کی خوبصورت طرصار جوان عورت فاختی رنگ کا لباس زیب تن کئے سر پر جھالروار ٹوپی پہنے جو اس کے پیشہ کو ظاہر کر رہی تھی اندر آئی۔ اور آتے ہی اس کی شفاف نیلی آنکھیں کمرے واس کے متعلق اشیاء کا جائزہ لینے لگیں۔

صاحب و سلامت کے بعد وہ آہستہ سے مرین کے بلیٹک کے نزدیک گئی۔ اور ذرا تکیے اوپر سے اوپر رکھ کر بخندہ پیشانی دینی کی طرف دیکھ کر کہنے لگی۔ مس باسٹ میں آپ کو اس تکلیف سے آنا د کرتی ہوں۔ جو ہم لوگوں کے حصہ میں آئی ہوئی ہے۔ میں نے ڈاکٹر کی لکھی ہوئی ہدایت پڑھ لی ہے۔ اور مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اس کے آتے تک مجھے کیا کرنا ہے۔

دینی۔ مجھے یقین ہے کہ تم ضرور ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل کرو گی اور ہمیں اراحد خوشی ہے کہ مرین ہمارے ناواقف ہاتھوں سے اب ہمارے واقف ہاتھوں میں آیا ہے۔ اور کچھ کر خادماہ اور وہ دونوں جلی گئیں۔

جب نرس ریڈ فرن کمرہ میں مرین کے پاس نہار گئی۔ تو اس نے اس کی پانی کی پیالہ بدلیں۔ اور اپنا خوبصورت کتھرامیٹر نکال کر اسٹورٹ کی زبان کے نیچے رکھا۔ وقت پورا ہوئے پر اسے کتھرامیٹر

دینی کے دماغ کی خالی جگہ کو بھر دیا تھا۔ جس کی اس کو ضرورت تھی دوسرا بٹن ہارسٹ لاک خشک میں نواب ڈی۔ گورن کے اعلیٰ محافظ کے جھوپڑے کے پیچھے کوڑے کرکٹ میں ملا تھا۔ جیسا کہ راڈی کے بیان سے ظاہر ہوتا تھا۔ پس ان باتوں نے اسے فوراً نواب کے اعلیٰ محافظ جعفر لوکس کی یاد دلادی۔ کیونکہ جس دن اسے وہ خشک سے باہر نکالنے کو آیا تھا۔ وہ ایک اونی سیپ کے بٹنوں والی واسکٹ پہنے ہوئے تھا۔ دینی نے مرین کی طرف ہمدردی سے دیکھا۔ کیونکہ اس نے اسٹورٹ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ اس بٹن کے متعلق کو حل کرے گی۔ جس کو اس نے آخر حل کر لیا۔ مگر اب اس سے فائدہ اٹھانیوالا اسید ویم کی حالت میں پڑا تھا جس کی وجہ اس کو بڑا رنج ہوا۔ وہ برابر چوری چوری پادری لانگڈن سے ملتی رہتی۔ اور اس کو حوصلہ دلا سادتی رہتی تھی۔ بلکہ کئی دفعہ لانگڈن نے اس کو منع بھی کیا۔ کہ وہ ایسا کرنے سے باز آئے۔ اس خیال سے نہیں کہ وہ اسے نہیں جانتا تھا بلکہ اس خیال سے کہ خفیہ پولیس کے آدمی اس کی ہر ایک حرکت کو تاکتے ہیں۔ اور جہاں وہ جاتا ہے اس کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ اب جبکہ دینی نے اپنے چاہنے والے کو بری (آزاد) کرانے کا راز دریافت کر لیا ہے۔ تو کیا اب وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔ وہ انہی خیالات میں تھی۔ کہ خاموشی نے آکر کہاں سے ہوئی تھی اس آگئی ہے اور اپنے کمرہ میں گئی ہے۔ کپڑے

اسٹورٹ کے چوٹ لگنے کے دوسرے ہی دن اس کی حالت بہت
 خوفناک ہونے کی افواہیں مڑنے لگیں۔ جو کہ ہالی کے تمام چھوٹے
 برٹے کے منہ پر تھیں۔ اس لئے اس میں کسی کو شک نہ رہا اور بوٹھے
 رئیس یا دینی کا چہرہ دروہچہ کسی کو یقین دلانے میں کسر رکھ سکتا
 تھا۔ دوسرے ڈاکٹر میٹ کا فٹ کے خیالات نے کہ مریم کا دماغ
 ہل گیا ہے۔ اور وہ شاید ہفتوں اس خوفناک بیہوشی کے عالم میں
 رہے۔ اور جس سے اگر وہ زندہ نکلتا اور بوش بھی آیا تو اس کے دماغ
 اور شیرخوار بچہ کے دماغ میں کوئی فرق نہ ہوگا۔ اور پھر اسے شروع
 لکھنا پڑتا اور اپنے دوستوں کو شاخت کرنا اُسکو سیکھنا پڑے گا
 سونے پر تہاگہ کا کام کیا۔ اس خبر سے میل ہر سٹ گاہک لوگ
 بہت رنجیدہ تھے۔ کیونکہ ہاسٹ خانہ ان ایک شریف معزز اور
 باعزت خاندان گنا جاتا تھا۔ اور اہل قریہ کو ننگال کے مشہور
 سراغ رساں سے دلچسپی ہو چکی تھی۔ خاص کر یہ نگر بھی کہ وہ
 مرحوم پادری کے قتل کے متعے کو حل کرنے میں ہر طرح کوشاں تھا
 اگر وہ کبھی ایک معمولی دیہاتی کے مانند ہوتا۔ تو شاید اتنی ہمدردی
 ظاہر نہ کی جاتی۔

روزمرہ کی عیادت پرسی میں مستقل آئے والا نواب ڈی گورن
 تھا۔ جس کے بیسیوں ملاقاتی کارڈ دروازہ کے صندوق میں جمع
 ہو گئے تھے۔ اور جب کبھی وہ آیا تو اس کو صرف بوٹھے رئیس ہی

کو نکالا۔ اور اس کا نتیجہ دیکھا تو از حد حیران ہوئی۔ جھٹ پونچا پکڑ اپنی
 نازک مضبوط اونٹلیاں نبھن پر رکھ دیں۔ اور پھر یکایک بالکل سیدھی
 کھڑی ہو کر غور سے کامل ہ منٹ تک مریض کے جسم و حرکت چہرہ
 و بغیر جھکے والی آنکھوں کو دیکھتی رہی۔ جبکہ اس سنبھلی موٹر کار
 کے مریض نہیں کچھ تغیر نہ دیکھا۔ یہ نہیں کہ کوئی حرکت ہو۔ یا سانس تک
 پھڑکی ہو۔ بلکہ اس کے گالوں پر گرم گرم خون کی سرخی دوڑ گئی۔ اور
 زبیں ریڈ فرن کا چہرہ لال ہو گیا۔ آیا اشتیاق یا خشکی سے۔ یا خدا معلوم
 کسی اور وجہ سے۔ لیکن جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ اپنے خیالات
 میں صحیح ہے تو وہ اس جیت لیٹے ہوئے شخص پر جھجک گئی۔ اور
 اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ کر کہتا ہوا کہ اپنی سریلی آواز میں
 بولی۔ مسٹر اسٹورٹ آپ ایسے بیہوش ہیں جیسی کہ میں ہوں۔
 گو آپ نے اس کو بڑی خوبی سے قابلی تمرین پٹا بٹھایا۔ اور یہ کس وجہ
 سے آپ ایسا پہاڑ کر رہے ہیں؟

انیسواں باب

طوفان پھٹتا ہے

راوی : دکھانہ جوش و خروش تہما زور پر چڑھ کر
 گئے جہاں سے ہیں دریا بہت آتر چڑھ کر

کمر قبروں کے درمیان آہستہ مردہ چالی سے جا رہی تھی کہ اُس کے کان میں کچھ آوازیں آئیں۔ اس نے گھوم کر اس طرف دیکھا تو اُسے گر جا کی بدانی پختہ دیوار پر انسپکٹر ماڈرنی، کانسٹیبل اسکواٹری اور ایک سجدہ (متوسط العمر خنائی بالوں والا آدمی جسے وہ جانی تھی کہ نواب ڈی. گورن کا ملازم ہے) بیٹھے ہوئے نظر پڑے۔ جہاں سے کھڑکی نزدیک تھی۔ اور گر جا کے اندر دنی کرہ کا حال معلوم ہو سکتا تھا انسپکٹر۔ چلو فیصلہ ہو گیا۔ اگر تم اپنے بیان کی تائید میں قسم کھانے کو تیار ہو تو ٹھیک ہے۔ مگر ساتھ ہی تمہیں اس بات کا ثبوت بھی دینا پڑیگا۔ کہ تم نے یہ باتیں جو تم اب کہہ رہے ہو اول تفتیش میں کیوں نہ کہیں؟

آدمی میں قسم کھانے کو تیار رہا اور دوسری بات کی بابت دیکھا جاویگا۔ میں اس وقت خدا کے خوف سے ڈر گیا تھا۔ کہ یکایک پادری پر کس طرح الزام لگاؤں۔

انسپکٹر۔ تو خیر یہ وارنٹ نکالنے کے واسطے کافی ہے ہمارا کام گرنتاڑ کر کے پیش کر دینا ہے۔ آگے جو رسی جائے۔ اور وہ خدا پرست آدمی۔ میں ابھی جا کر مسٹر باسٹ سے ملتا ہوں اور وارنٹ لے کر پادری صاحب کو کھانا کھانے سے پہلے ہی زیر حراست کرتا ہوں۔ اس کے بعد مینوں آدمی دیوار کے اُس طرف غائب ہو گئے اور وہی جو کھڑی تھی یا نکل مانند پتھر کی صورت کے ہو گئی تھی۔ جو اس

سے مغرب کی کوسلے کا اتفاق ہوا۔ اس سے دینی کو بہت کم دیکھا اور جب کبھی وہ اسے مل بھی گئی تو اس بڑی حکمت عملی اور خندہ پیشانی سے نواب سے گفتگو کی۔ اور اکثر اس کو دروازہ تک پہنچائے بھی گئی۔ یہ اسٹورٹ کی بیماری کا اول ہی دن تھا۔ کہ دینی نواب کے ساتھ چٹانک تک گئی تھی۔ جہاں اُسے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ وہاں حسب معمول بجائے موٹر کار کے ایک عمدہ گھوڑے کی قرمزی رنگ کی ڈاک گاڑی کھڑی ہے۔ اور جب وجہ پوچھی گئی تو نواب نے جواب دیا۔ کہ میں اب خیال کرتے لگا ہوں کہ موٹر کار کی سواری خود نمائی اور خود پسندی ظاہر کرتی ہے۔ اس لئے میرا ارادہ اس کی سواری بالکل چھوڑ دیئے گا ہے۔

نرس ریڈفرن کے آنے کے چوتھے روز دینی دوپہر کو گھر سے اپنے والد کا ضروری تار دینے ڈاکخانہ کو روانہ ہوئی۔ مگر وہ دراصل پادری لانگڈن کے دیکھنے کا بہانہ تھا۔ جس کو کہ اس نے جس دن سے اسٹورٹ کے چوٹ لگی نہیں دیکھا تھا۔ جو ہال میں آنے کی مانعت کی وجہ اسٹورٹ کی عبادت پر سی کمرے تک نہ آسکا۔ اور اس کا پادری سے ملنا گویا اپنے دل کا حال کہنا تھا۔ کہ قابل کا کچھ تھوڑا بہت پتہ لگ گیا ہے۔

دینی اپنے احاطہ سے نکل کر اس سبز گھاس کی بگڈنڈی پر بولی جو گر جا کے ذرا نزدیک تھی۔ وہ گر جا کے بڑے چٹانک میں سے گندہ

جس کی وجہ سے اس کی امیدوں پر پانی پڑ گیا۔ آخر کار اس نے فیصلہ کر لیا کہ لانگڈن سے وہ اس دوسرے ٹین کا ابھی ذکر نہ کرے گی۔ جب تک کہ اسٹورٹ خود کوئی تجویز نہ کرے۔ وہ انہی خیالوں میں ابھی گاؤں تک بھی نہ پہنچی تھی کہ لانگڈن اُسے گرجا کی طرف آتا ہوا راستہ میں مل گیا۔ جبکہ اُس نے پھولی ہوتی سانس میں چند نفلوں میں مختصر طور پر ساری کیفیت جیسی کہ گرجا کی دیوار پاس سُنی تھی اُسے کہہ سنائی۔

لانگڈن (استغفال سے) آؤ۔ ذرا آگے چلیں۔ پیار سی تم کو اس بارہ میں حوصلہ اور ہمت رکھنی چاہئے۔ میں خوش ہوں کہ آخر کار جھایا ہوا طوفان بھٹ گیا، اس سے اب ہوا صاف ہو جاوے گی۔ اور میں روز روز کے جھگڑوں سے جھوٹ جاؤں گا۔ ونی (بہرے دل سے ضبط کئے ہوئے لہجے میں) کس قدر ظلم ہے کہ ایک جھولی گواہی پاک بیگناہ عذاب میں پھنستا ہے۔ وہ خنائی بالوں والا کمینہ پاجی اتنا خیال بھی نہیں کرتا کہ درحقیقت اُس نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہے۔ اس کجست کو ذرا خوف خدا بھی نہیں۔ پادری۔ مجھے کسی طرح کی گجراہٹ یا ڈر نہیں ہے۔ شاید اس پاک بے نیاز کو اسی میں میری بہتری منظور ہے۔

ونی۔ مگر کم از کم تم ایک ہوشیار وکیل تو کر لو۔ کہ حضور ہی بہت آسانی ہو جائے۔ اور جو اُس پاگی کے جھوٹ کو بھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے

اور مایوس ہو کر پتھر کے کتبے کے نزدیک بیٹھ گئی۔ اور اس کا دل انہی خیالات میں ڈوب گیا۔

پولیس والوں نے ونیزان کے گواہوں نے اپنی دھن میں خبریں نہ دیکھایا اگر دیکھا بھی تو اس کا اور پابندی کا کچھ تعلق نہ سمجھ کر کچھ خیال نہ کیا۔ لیکن دیتی ایسی کم حوصلہ لڑکی نہ تھی کہ وہیں بیٹھی سانب کی لکیر کو بیٹھتی۔ وہ جھبٹ کھڑی ہو کر گاؤں کی طرف روانہ ہوئی۔ کیونکہ اسے تو یہ کافی امید تھی کہ اس کا عاشق اپنی جان چھپانے کے خوف سے غائب نہ ہو جاوے گا۔ مگر تاہم اس نے یہ ضروری سمجھا کہ قبل اس کے کہ وہ گرفتار ہو اسے خبر تو کر دے کہ وہ اپنے بچاؤ کا کچھ بندوبست کر لے۔ یا کم از کم بخبری میں تو گرفتار نہ ہو۔ اور اس کی تسلی کر کے اسے الوداع کہہ آئے۔ یہ خیال آتے ہی اس کے دل سے اپنے والد کی خفگی کا خوف دور ہو گیا اور اس نے کہا کچھ بھی ہو وہ بیخوف اپنے عاشق کے گھر جا کر اس کی تلاش کرے گی۔ اور جب وہ گرجا سے گزر کر گاؤں کے راستے پر لپکی جا رہی تھی۔ تو دل میں سوچنے لگی کہ آیا وہ دوسرے سراغ کی خبر کرے یا نہ۔ جو راکھ نے دریافت کیا تھا لیکن اس سراغ پر وہ اچھی طرح قابو نہ رکھتی تھی۔ جب تک کہ اسٹورٹ اچھا نہ ہو۔ اور جس کی بابت ابھی ایک گھنٹہ ہوا ہو گا جو نرس ریڈفرن نے اس کے جواب میں کہا تھا کہ اسٹورٹ ایسے ہی بیہوش ہے

وینی۔ بہت دیر ہو گئی ان باتوں سے اب کیا بھلا ہوگا۔ جب پولیس
سرپرگز فاری کا دارنٹ لئے کھڑی ہے۔ خداوند امد و کرم تیری
کرمی کے صدقے۔ تیری رحمی کے قربان ۵

آنکھیں جھکو ڈھونڈتی ہیں دل ترا گرویدہ ہے

حلوہ نیرا دیدہ ہے صورت تری ناویدہ ہے

راڈرک کی نا تجربہ کاری کی وجہ کہ اس نے اپنی بہن یا اسٹورٹ

کو چارلی کا حال نہ بتلایا اور یوں ایک اور عمدہ سراغ ہاتھ سے جاتا رہا اور

بد قسمی کی تاریک گھٹا ان دونوں بچے عاشقوں پر اور زیادہ پھیلتی

گئی، گویا ان کی توجہ و خیال کو ایک غیر معمولی طاقت ہارست لاگ

جنگل میں جانے کو روک رہی تھی۔

آخر کار لانگڈن نے بھند ہو کر اس سے رخصت چاہی۔ اور

وہ بھی اس خیال سے کہ کہیں وہ اسی کی موجودگی میں گرفتار نہ

ہو جائے۔ اور گاؤں کے شہدوں کو فضول باتیں کھڑٹے

کا موقع ملجائے۔

آہ اس کے بعد جدائی ہوئی۔ یہ چند لفظوں میں کہہ دینا آسان

ہے۔ مگر اس پر درود واقعہ کی تصویر جبکہ آنسو روان ہوں اور ذوق

بیکل ہو رہے ہوں۔ وہی اصحاب کھینچ سکتے ہیں جن کو کبھی

ایسا واقعہ پیش آیا ہو۔

راوی۔ میں تو اپنی قلم میں طاقت نہ پا کر ایک طرف ہی ہو جاتا سب

کر دے۔ مگر آہ میرے پیارے بجائے خوشی کے یہ کس قدر بُرا ہے
 کہ میرا باپ خود تمہارے برخلاف ہے۔ اور ہمارا دوست اسٹورٹ
 سخت بیمار ہے۔ ورنہ وہ تمہاری مدد میں زمین ہلا دیتا۔ جو اگر خدا
 کرے زندہ بھی بچا تو مدت تک کچھ نہ کر سکیگا۔ اور یکا یک وہ
 پھوٹ پھوٹ کر روئے لگی۔ لائڈن کے جی میں آبا کہ وینی کو سلی
 دینے کے خیال سے اسٹورٹ کا بتایا ہوا اُس سبب کے ٹن کا قلعہ
 کہہ دے۔ جس پر اُس نے اُسے رہائی کی بھاری امید دلائی تھی
 کہ فوراً وینی نے رونا موقوف کیا۔ اور پھیر گئی۔ تب بھی پادری نے
 اُس ٹن کا ذکر کرنا خود نمائی سمجھ کر اُس سے کچھ نہ کہا۔ اُسے کیا خبر
 تھی کہ وینی خود اُس راز کو نوک زبان پر لئے کھڑی ہے۔ مگر کسی چیز
 سے کہہ نہیں سکتی۔ جس کے کہنے پر شاید اس مصیبت کا فیصلہ ہو جاتا
 مگر فلک بجز قمار کو ایسا منظور نہ کرتا۔

لا ایک حرف نہ سکود زبان پر نہ چرخ کا

بھج اس ستم شعار کہنے پہ چار حرف

پادری۔ ہاں میں نہیں ایک بات کہتا بھول گیا۔ شاید اس کا بھی
 ذمہ دات قفل سے کچھ تعلق ہو۔ اس یا دو گار اتوار کے دن گر جا میں
 داخل ہونے سے پہلے میں نے ایک اجنبی لڑکے کو قبروں کے پاس دیکھا تھا
 جسے میں اُس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور کبھی دیکھا۔ وہ ظاہر تو بے ضرر معلوم ہوتا
 تھا مگر اچھا ہوتا جو میں اسٹورٹ سے ذکر کر دیتا۔